

5 بیرونی شعبہ

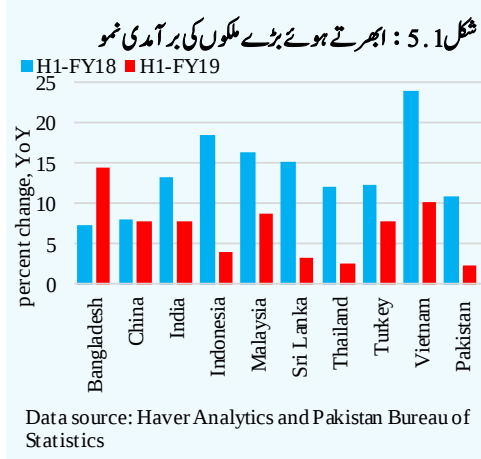
5.1 عمومی جائزہ

مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کے بیرونی کھاتے میں ہمت آزمائے صورتِ حال برقرار ہے۔ بڑے پیمانے پر ردوبدل کی داخلی پالیسیوں سے جو فوائد حاصل ہوئے تھے انہیں تیل کی بڑھتی ہوئی عالمی قیمتوں اور برآمدات میں مجموعی طور پر سست روی نے جزواً

جدول 5.1: بیرونی شعبے کے اہم اظہاریوں کی کارکردگی
(ملین ڈالر)

شش 1			سہ 2			
فرق	م س 19ء	م س 18ء	فرق	م س 19ء	م س 18ء	
738	-7,615	-8,353	741	-3,851	-4,592	جاری حسابات کا توازن
-742	-15,500	-14,758	-84	-7,528	-7,444	تجارتی توازن
10	11,841	11,831	-196	5,956	6,152	برآمدات
752	27,341	26,589	-112	13,484	13,596	درآمدات
1,688	8,019	6,331	503	3,888	3,385	توانائی کی درآمدات
851	-1,894	-2,745	540	-929	-1,469	خدمات کا توازن
-60	-2,642	-2,582	-6	-1,531	-1,525	بنیادی آمدنی کا توازن
689	12,421	11,732	291	6,137	5,846	ثانوی آمدنی کا توازن
1,285	11,030	9,745	518	5,473	4,955	ترسیلات زر
-1,267	-5,523	-6,790	-2,037	-2,883	-4,920	مالی کھاتے کا توازن
-314	1,319	1,633	-108	760	868	بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی آمد (خالص)
-2,739	-419	2,320	-2,680	-234	2,446	جزدانی سرمایہ کاری (خالص)
-2,500	0	2,500	-2,500	0	2,500	یوروبانڈ / سکوک
-290	-419	-129	-180	-234	-54	نئی بیرونی جزدانی سرمایہ کاری
1,618	4,505	2,887	351	2,421	2,070	زرمبادلہ واجبات (خالص)
-6,908	7,199	14,107	-6,908	7,199	14,107	اسیٹ بینک کے سیال زرمبادلہ ذخائر (آخر مدت)

ماخذ: بینک دولت پاکستان



زائل کر دیا۔¹ کارکنوں کی ترسیلات میں قابلِ قدر بحالی اور خدمات کے خسارے میں قابلِ ذکر تخفیف خوش آئند ہے تاہم یہ جاری حسابات کے خسارے میں معقول بہتری لانے کے لیے ناکافی ثابت ہوئیں چنانچہ یہ خسارہ م س 19ء کی پہلی ششماہی میں بلند رہا (جدول 5.1)۔

اس کے نتیجے میں زرمبادلہ کی ادائیگی کا دباؤ بین البینک بازار میں نہ صرف برقرار رہا بلکہ اُن عرصیتوں کی بنا پر بڑھ گیا جو گزشتہ سال قلیل مدتی سرکاری قرضے کے طور پر لی گئی تھیں۔ چنانچہ

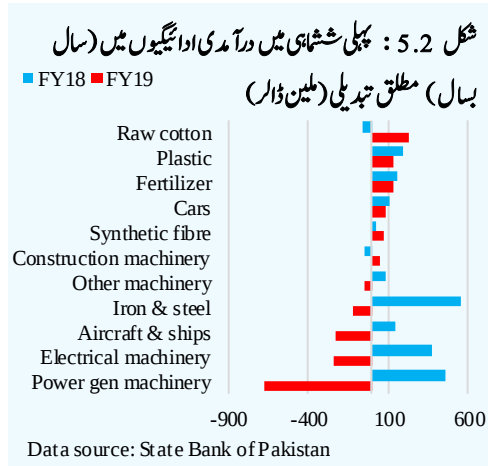
حکومت نے توازنِ ادائیگی سے تعاون طلب کیا خصوصاً دو طرفہ ذرائع سے۔ اس طرح اگرچہ دوست ممالک سے کافی معقول رقم حاصل ہوئیں تاہم وہ جاری حسابات کا خسارہ پورا کرنے کے لیے ناکافی رہیں۔ نتیجتاً اس عرصے کے دوران اسٹیٹ بینک کے زرمبادلہ ذخائر میں 2.7 ارب ڈالر کمی آئی اور پاکستانی روپیہ امریکی ڈالر کے مقابل 12.5 فیصد گر گیا۔

توازنِ ادائیگی کی دشواریاں ایک ایسے وقت میں بڑھ گئی ہیں جب خود عالمی معیشت کو خاصے ناسازگار حالات کا سامنا ہے۔ جرمنی اور فرانس جیسے یورپی یونین کے بڑے ممالک میں صارف کی طلب میں بڑی کمی واقع ہوئی ہے جو خردہ فروخت اور درآمدات دونوں میں کمی سے ظاہر ہے (سکشن 5.5)۔² فرانس میں سست روی کی وجہ سیاسی صورت حال ہے جبکہ جرمنی کی معیشت امریکہ اور چین کے تجارتی مذاکرات کے نتائج سے سامنے آنے والی غیر یقینی صورت حال سے متاثر ہوئی۔³ یورپی یونین کے ملکوں میں اس سست روی نے پاکستان اور دیگر ابھرتے ہوئے برآمد کنندگان پر منفی اثرات ڈالے جس سے ان کی برآمدی کارکردگی دورانِ سال ماند پڑ گئی (شکل 5.1)۔

¹ تیل کی بین الاقوامی قیمتیں اگرچہ اکتوبر 2018ء سے گری ہیں، تاہم مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے ساتھ ساتھ دوسری سہ ماہی کے دوران سال بسال بنیاد پر وہ اب بھی بلند ہیں۔ عرب لائٹ خام تیل کی قیمتیں مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اوسطاً 32.0 فیصد زائد ہیں، جبکہ مالی سال 18ء کی دوسری سہ ماہی کے مقابلے میں مالی سال 19ء کی دوسری سہ ماہی میں یہ 16.4 فیصد زائد ہیں۔

² یورپی یونین کی مجموعی درآمدات میں نومالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران سال بسال 4.0 فیصد رہی جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں یہ 14.9 فیصد رہی تھی (ماخذ: ہیور اینالٹکس)۔

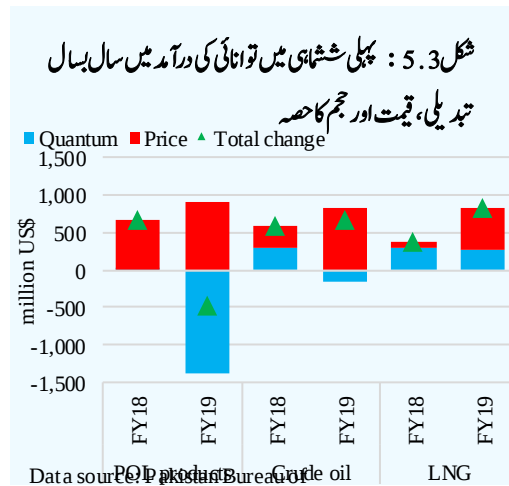
³ امریکہ اور چین کی تجارتی کشیدگی کے علاوہ چین کی معیشت میں سست روی کی بنا پر جرمنی کی برآمدی کارکردگی متاثر ہوئی ہے۔ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران چین کو جرمنی کی برآمدات میں نموست ہو کر سال بسال 5.1 فیصد رہ گئی ہے جو مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی میں 13.3 فیصد تھی۔ اس کے علاوہ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران جرمنی کی حقیقی جی ڈی پی کی نمو میں برآمدات نے منفی 0.1 فیصدی درجے کی اوسط سے حصہ ڈالا جو گزشتہ سال کی اسی مدت میں 0.7 فیصدی درجے مثبت نمو کی صورت میں تھی (ماخذ: ہیور اینالٹکس)۔



یورپی یونین سے پست طلب کے علاوہ اپنی پست اکائی قیمتوں کی وجہ سے بھی پاکستان کی برآمدات متاثر ہوئیں۔ یہ بات نہتہ ویز، تیار ملبوسات اور باسستی چاول کے معاملے میں خاص طور پر محسوس ہوتی ہے۔ دوسری جانب، غیر باسستی چاول کے برآمد کنندگان کو افریقی منڈیوں میں اپنا حصہ سنبھالنا مشکل ہو رہا ہے کیونکہ چین کے برآمد کنندگان انہیں سخت مسابقت دے رہے ہیں۔ آخری بات یہ کہ گندم اور شکر پر زرِ اعانت کی واپسی سے ان دونوں اجناس کی برآمدی کارکردگی کمزور رہی۔

جہاں تک درآمدات کا تعلق ہے تو س 19ء کی پہلی ششماہی میں ادائیگیوں میں نموجن وجوہات سے گھٹ گئی ان میں ترقیاتی اخراجات میں نمایاں کمی، چین پاک اقتصادی راہداری (سی پیک) کے ابتدائی منصوبوں کی تکمیل اور غیر ضروری درآمدات میں کمی لانے کے لیے ضوابطی اقدامات شامل ہیں (شکل 5.2)۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی نے تعمیراتی مشینری کے علاوہ لوہے اور فولاد کی طلب کم کر دی۔ مزید تعاون طیاروں کے پرزوں اور ریلوے انجنوں، اور مکمل ساختہ کاروں کے لیے پست ادائیگیوں سے ملا۔

تاہم غیر توانائی درآمدی ادائیگیوں میں کمی کی بنا پر زرِ مبادلہ کی جو بچت ہوئی تھی وہ توانائی کے درآمدی اخراجات 27.1 فیصد بڑھنے سے مکمل طور پر زائل ہو گئی۔ یہ اخراجات کسی بھی سال کی ایک ششماہی کے بلند ترین اخراجات تھے۔ اس معاملے میں بلند بین الاقوامی نرخوں نے اہم کردار ادا کیا کیونکہ پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل دونوں کی درآمدی مقداریں زیرِ جائزہ عرصے کے دوران کم ہوئیں (شکل 5.3)۔



جارتی کھاتے میں ان ملفوف تحركات کے ساتھ جاری حسابات کا خسارہ نمایاں طور پر کم نہیں کیا جاسکتا تھا حالانکہ ترسیلات زر میں عمدہ اضافہ ہوا اور خدمات کے خسارے میں کمی آگئی تھی۔ جاری حسابات کے بلند خسارے نے قابلِ قدر بیرونی ماکاری کا بندوبست لازمی بنا دیا۔

تاہم مالی رقوم کی خالص آمد گذشتہ سال سے کم رہی کیونکہ نئی حکومت نے ریاستی بانڈ کے اجرا یا قلیل مدتی بھاری قرض گیری کا راستہ نہیں اپنایا۔ اس کے بجائے اس نے توازن ادائیگی میں تعاون کے لیے دو طرفہ ذرائع کے پاس جانے اور اس کے ساتھ ساتھ آئی ایم ایف سے نیل آؤٹ مذاکرات شروع کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس کے نتیجے میں م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران چین اور سعودی عرب سے آنے والی زر مبادلہ کی مجموعی رقوم 4.0 ارب ڈالر تھیں جن سے حکومت کو اس عرصے کے دوران واجب الادا طویل مدتی اور قلیل مدتی قرضے کی ادائیگیاں کرنے کا موقع ملا۔

5.2 جاری کھاتہ

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 7.6 ارب ڈالر کی بلند سطح پر رہا، جو گذشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں سال بسال 8.8 فیصد کم ہوا۔ م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران جاری حسابات کا خسارہ 76.9 فیصد بڑھ گیا تھا۔

اگرچہ اشیاء کا خسارہ 5.0 فیصد بڑھ گیا تاہم خدمات کے خسارے میں ہونے والی 31.0 فیصد کمی نے اسے مکمل طور پر زائل کر دیا۔ اس بنا پر م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اشیاء اور خدمات کا توازن تجارت گذشتہ سال ہی کی سطح پر رہا۔ خدمات کے خسارے میں کمی کی ایک بڑی وجہ خدمات کی درآمد میں کمی تھی۔ درآمدات کم رہنے کا بنیادی سبب یہ تھا کہ لوگوں کی طرف سے ذاتی سفر کے لیے مبادلہ کمپنیوں اور بینکوں سے زر مبادلہ کی خریداری میں 38.6 فیصد کمی آئی۔ یہ بات گذشتہ 12 ماہ کے دوران پاکستانی روپے کی قدر میں ہونے والی کمی کے پیش نظر قابل فہم بھی ہے۔⁴ مزید برآں، پست درآمدی حجم کی بنا پر باربرداری اخراجات میں 20.9 فیصد کمی آئی جس سے خدمات کے کھاتے کو مزید سہارا ملا۔

مزید برآں بیرونی سرمایہ کاری پر منافع کی واپسی نمایاں 58.3 فیصد کم ہوئی اور م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 628.8 ملین ڈالر رہی جس سے جاری حسابات کو مزید سہارا ملا۔ براہ راست سرمایہ کاری کے تحت منافع کی واپسی زیادہ نمایاں رہی کیونکہ اس میں زیر جائزہ عرصے کے دوران 67.8 فیصد کمی واقع ہوئی۔ اس پست واپسی نے اس عرصے کے دوران سودی ادائیگیوں میں 31.6 فیصد اضافے کی تلافی میں بھی مدد دی۔ بلند سودی ادائیگیوں سے دونوں چیزوں کی عکاسی ہوتی ہے: بیرونی قرضے کے حجم میں اضافہ اور شرح سود کے عالمی نشانیے میں اضافے کے بعد زر مبادلہ کے موجودہ رواں قرضے کی نوبت بندی۔⁵

⁴ معیہ پاکستانیوں کی زر مبادلہ کی یہ خریداریاں اسٹیٹ بینک کے توازن ادائیگی کے اعداد و شمار میں سفری خدمات کی ذیل میں ”دیگر“ خدمات کی درآمد کے تحت درج کی گئی ہیں۔

⁵ مالی سال 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 12 ماہی لا بھور اوسطاً 2.9 فیصد رہی جو مالی سال 18ء کی پہلی ششماہی کے 1.8 فیصد سے زائد ہے۔

نیز، جاری منتقلیوں میں بھی خاصا اضافہ ہوا۔ خاص طور پر کارکنوں کی ترسیلات میں م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران نمایاں اضافہ دیکھا گیا جس نے اس عرصے کے دوران بیرونی کرنسی کھاتوں سے ہونے والے خالص اخراج کی بخوبی تلافی کر دی۔

کارکنوں کی ترسیلات

کسی مالی سال کی پہلی ششماہی میں کارکنوں کی ترسیلات نے 11.0 ارب ڈالر کاسنگ میل پہلی مرتبہ عبور کر لیا اور م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ 11.03 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ یہ گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 13.2 فیصد زائد ہے (جدول 5.2)۔ اگرچہ یہ اضافہ وسیع البینا ہے، تاہم امریکہ اور برطانیہ سے آنے والا مستحکم اضافہ اس کا نمایاں سبب بنا۔

خصوصاً امریکہ سے ترسیلات میں 35.3 فیصد کا تیز رفتار اضافہ ہوا اور وہ م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.7 ارب ڈالر تک جا پہنچیں۔ ماضی قریب میں امریکہ اور برطانیہ میں معاشی بہتری کے نتیجے میں بیروزگاری کم ہو رہی ہے اور معاوضے بڑھ رہے ہیں۔ دونوں عوامل ان ملکوں سے آنے والی ترسیلات میں تیزی سے اضافے کا سبب بنے (شکل 5.4)۔

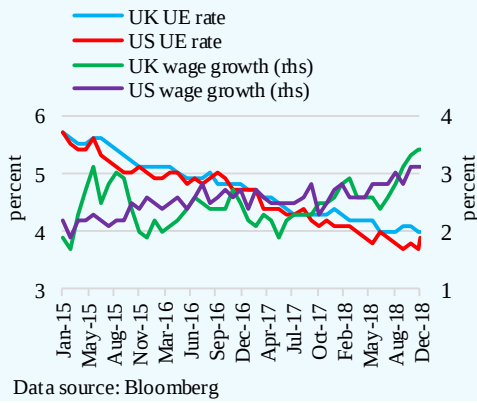
جدول 5.2: بیرون ملک پاکستانیوں کی ترسیلات زر

(ملین ڈالر)

فیصد نمو	م س 19ء			م س 18ء			مجموعہ
	شش 1	سہ 2	سہ 1	شش 1	سہ 2	سہ 1	
13.2	11,031	5,473	5,557	9,745	4,955	4,790	مجموعہ
2.6	5,971	2,954	3,017	5,820	2,951	2,869	خلیج تعاون کونسل
1.5	2,568	1,304	1,263	2,531	1,303	1,228	سعودی عرب
8.7	2,349	1,121	1,227	2,161	1,083	1,078	متحدہ عرب امارات
-6.5	1,055	529	527	1,129	565	563.3	دیگر خلیجی ممالک
28.9	5,059	2,519	2,540	3,925	2,004	1,921	خلیج تعاون کونسل کے سوا
22.0	1,647	837	810	1,350	707	643	برطانیہ
35.3	1,733	870	863	1,281	655	626	امریکہ
57.2	787	392	395	501	244	257	مالائیشیا
-0.7	313	147	166	315	155	160	یورپی یونین
21.1	579	273	306	478	242	235	دیگر ممالک

ماخذ: بینک دولت پاکستان

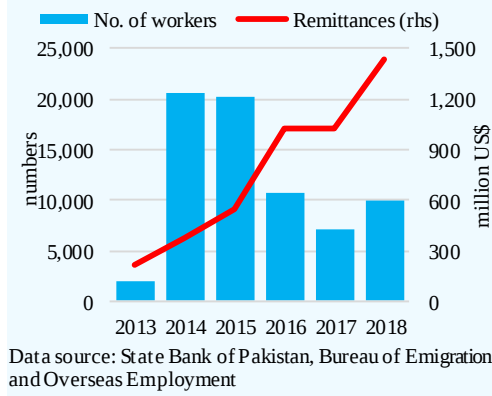
شکل 5.4: امریکہ اور برطانیہ میں شرح بیروزگاری اور اجرتوں میں نمو



امریکہ اور برطانیہ کے علاوہ ملائیشیا سے آنے والی رقوم نے بھی م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران مجموعی ترسیلات میں معاونت کی۔ خصوصاً ملائیشیا ترسیلات کے ایک اہم ذریعہ کے طور پر ابھر رہا ہے اور زیر جائزہ عرصے کے دوران وہاں سے 787 ملین ڈالر پاکستان آئے جو گذشتہ سال سے 57.2 فیصد زائد ہیں۔ درحقیقت مالی سال 13ء ہی سے ملائیشیا سے ترسیلات میں مسلسل اضافہ دیکھا جا رہا ہے (شکل 5.5)۔

گذشتہ چند سال سے ملائیشیا بعض شعبوں مثلاً اشیا سازی، تعمیرات اور زراعت میں افرادی قوت کی کمی کا سامنا کر رہا ہے۔ اس مسئلے پر قابو پانے کے لیے ملائیشیا نے 2013ء کی اپنی اجرت پالیسی میں ملکی اور غیر ملکی دونوں طرح کے کارکنوں کی کم از کم اجرت میں اضافہ کیا تھا۔ اجرت کی سطح جزیرہ نما ملائیشیا میں ماہانہ 600 آرایم سے بڑھا کر ماہانہ 900 آرایم کر دی گئی تھی جبکہ صباح، ساراواک اور وفاقی علاقے لابوان میں ماہانہ 579 آرایم سے بڑھا کر ماہانہ 800 آرایم کی گئی تھی۔ اس کے نتیجے میں پاکستان سے مزدوروں کی ملائیشیا منتقلی 15-2014ء میں تیزی سے بڑھ گئی تھی اور تب سے 2013ء کی نسبت بلند سطح پر برقرار ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ملائیشیا سے ترسیلات میں متواتر اضافہ ہوا ہے۔

شکل 5.5: ملائیشیا سے ترسیلات کی آمد کی حرکیات

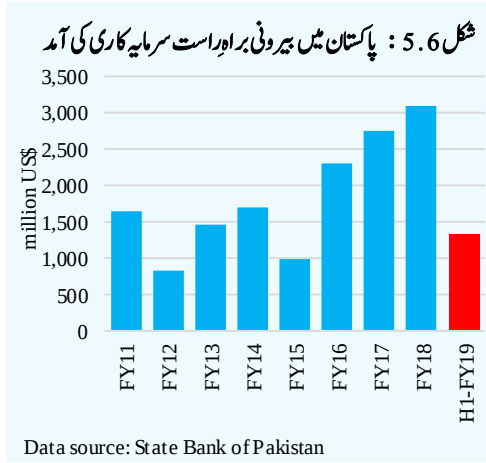


دریں اثنا، پاکستان کی ترسیلات کے ایک اہم منبع خلیج تعاون کونسل سے رقوم کی آمد م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران محض 2.6 فیصد بڑھی جبکہ گذشتہ سال اس مدت میں 3.4 فیصد کمی واقع ہوئی تھی۔

5.3 مالی کھاتہ

مالی کھاتے میں رقوم کی خالص آمد م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران کم ہو کر 5.5 ارب ڈالر رہ گئی جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں 6.8 ارب ڈالر تھی۔ اس کا سبب بیرونی براہ راست سرمایہ

کاری اور جزدانی سرمایہ کاری دونوں میں کمی تھی۔ چین اور سعودی عرب سے آنے والی دوطرفہ سرکاری رقوم نے ان کی صرف جزوی



تلافی کی۔ توازنِ ادائیگی میں اس طویل مدتی معاونت سے پاکستان کے بیرونی قرضے کے عرصیتی خاکے میں طوالت لانے میں بھی مدد ملی جو گزشتہ چند برسوں میں قلیل مدتی کمرشل قرض گیری کی بنا پر مختصر ہو سکتا تھا۔

بیرونی براہ راست سرمایہ کاری

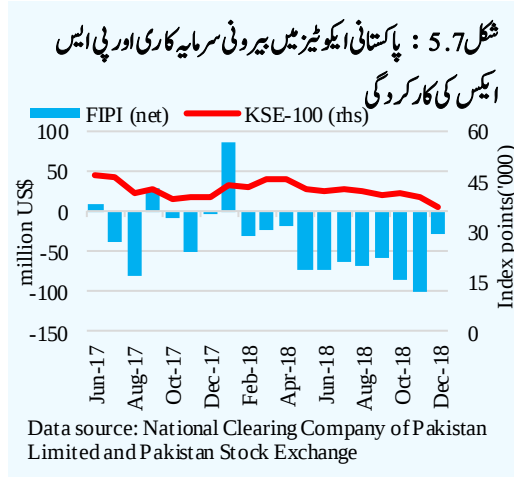
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری گزشتہ تین سال کے دوران سی پیک کے تحت مسلسل بڑھنے کے بعد سست پڑ گئی ہے (شکل 5.6)۔ م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران رقوم کی آمد

گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں 19.2 فیصد کم ہو گئی (جدول 5.3)۔ ابتدائی نوعیت کے منصوبے تکمیل کے قریب ہیں جبکہ سی پیک سے منسلک بجلی کے شعبے کی سرمایہ کاری اب ترسیل اور تقسیم کی طرف منتقل کی جا رہی ہیں۔

جدول 5.3: پاکستان میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کی خالص آمد (ملین ڈالر)

م س 19ء میں تبدیلی	م س 19ء			م س 18ء			
	شش 1	شش 2	شش 1	شش 1	شش 2	شش 1	
	-313.0	-106.6	1,319.2	760.3	558.9	1,632.2	765.2
بیرونی براہ راست سرمایہ کاری (خالص)							
مالی کاروبار	-72.8	77.5	203.4	163.5	39.8	276.1	86.0
برقی مشینری	113.8	109.3	124.7	119.5	5.2	10.9	10.2
بجلی	-410.0	-297.1	201.9	109.5	92.4	611.9	406.6
تعمیرات	-63.1	-118.6	287.8	107.5	180.3	350.9	226.1
تیل و گیس کی تلاش	28.0	6.7	134.7	60.6	74.1	106.7	53.9
ٹیلی مواصلات	-119.9	-2.9	-135.1	-80.9	-54.2	-15.3	-78.0
دیگر	211.0	118.5	501.9	280.7	221.2	290.9	162.2

ماخذ: بینک دولت پاکستان



اگرچہ مالی کاروبار اور برقی مشینری میں بھی رقوم کی آمد بڑھی ہے تاہم بجلی اور تعمیرات میں رقوم کی آمد میں ہونے والی کمی کو پورا کرنے کے ساتھ ساتھ ٹیلی کام فرموں کی طرف سے اپنی سرپرست کمپنیوں کو بیرون ملک قرضے کی اصل رقم کی بھاری ادائیگی کے لیے یہ ناکافی ہیں۔⁶

منبع کے لحاظ سے بیرونی براہ راست خالص سرمایہ کاری رقوم میں م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران چین 57.6 فیصد تناسب کے ساتھ مسلسل حاوی ہے۔ بجلی اور تعمیرات کے

علاوہ برقی مشینری اور مالی کاروبار کے شعبوں میں بھی چین کی سرمایہ کاری آئی ہے۔ برطانیہ سے آنے والی براہ راست سرمایہ کاری بھی م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بڑھ کر 116.0 ملین ڈالر ہو گئی جو خصوصاً غذا اور مالی کاروبار کے شعبوں میں ہے۔

بیرونی جزدانی سرمایہ کاری

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بیرونی جزدانی سرمایہ کاری سے 419.3 ملین ڈالر کا اخراج ہوا جبکہ گزشتہ سال کی اسی مدت میں 2.3 ارب ڈالر کی اُس وقت آمد ہوئی تھی جب حکومت نے یورو بانڈز اور صکوک جاری کر کے 2.5 ارب ڈالر اکٹھے کیے تھے۔

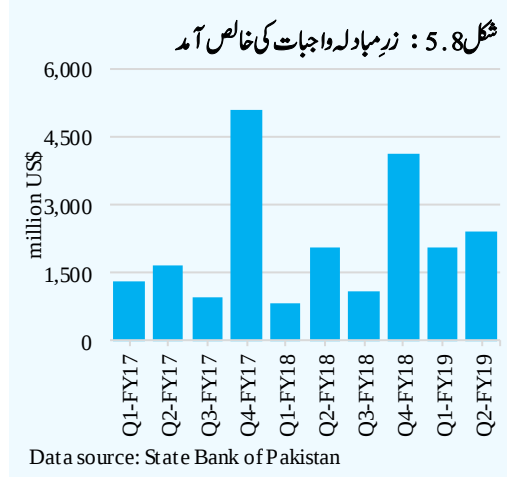
پاکستان کی ایکویٹی مارکیٹ میں م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 403.5 ملین ڈالر کی خالص بیرونی فروخت دیکھی گئی، جبکہ م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران خالص بیرونی فروخت صرف 155.7 ملین ڈالر رہی تھی (شکل 5.7)۔

یہ بات اہم ہے کہ ایم ایس سی آئی نے اپنے ششماہی جائزے میں یونائیٹڈ بینک لمیٹڈ اور کئی سیمنٹ کو ایم ایس سی آئی گلوبل اسٹینڈرڈ انڈیکس سے خارج کر دیا ہے۔ اس سے ایم ایس سی آئی ای ایم انڈیکس میں پاکستان کے اسٹاکس کے حجم میں نمایاں کمی واقع ہوئی۔ چنانچہ ان اسٹاکس میں جزدانی سرمائے کا اخراج متوقع تھا۔⁷

⁶ قرضے کی اصل رقم کی سرپرست کمپنیوں کو یہ ادائیگی توازن ادائیگی کے اعداد و شمار میں بیرونی براہ راست سرمایہ کاری کے تحت بطور اخراج درج کی جاتی ہے۔

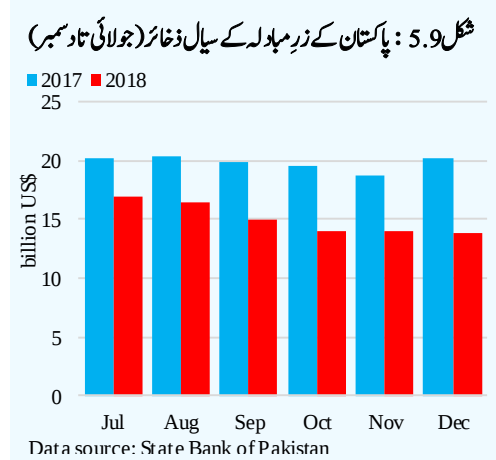
⁷ مارکیٹ کے ماہرین کے نزدیک ایم ایس سی آئی ای ایم اشاریے میں پاکستان کو قبل ازیں دیا گیا حجم، اس اخراج کے بعد، 0.075 فیصد سے 0.037 فیصد کم ہونے کا امکان ہے۔

سرمایہ کاروں کا اعتماد متزلزل کرنے میں بیرونی عوامل کے ساتھ ساتھ داخلی اقتصادی حالات بھی سبب بنے، مثلاً زر مبادلہ کے گرتے ہوئے ذخائر، مہنگائی کا بڑھتا ہوا دباؤ اور شرح مبادلہ کی غیر یقینی پالیسی۔



واجبات کی خالص وقوع پذیری:

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران زر مبادلہ واجبات کی خالص آمد 4.5 ارب ڈالر رہی جس میں بنیادی کردار سعودی عرب اور چین ہر ایک سے ملنے والے 2.0 ارب ڈالر ڈپازٹ کا تھا (شکل 5.8)۔ خالص معنوں میں سرکاری قرضوں میں رقوم کی آمد پست رہی (م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 1.6 ارب ڈالر بمقابلہ م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملنے والے 1.7 ارب ڈالر)۔ حکومت نے یہ موقع عرصیتی خاکے کی طوالت کے لیے استعمال کیا اور قلیل مدتی زر مبادلہ قرضے کا کچھ حصہ واپس کیا۔ زیر جائزہ عرصے کے دوران واپسی کی یہ ادائیگی 1.2 ارب ڈالر تھی جبکہ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ 607.0 ملین ڈالر رہی تھی۔



5.4 زر مبادلہ کے ذخائر اور شرح مبادلہ

پاکستان کے زر مبادلہ کے سیال ذخائر میں م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 2.7 ارب ڈالر کمی واقع ہوئی جبکہ م س 18ء کی پہلی ششماہی کے دوران یہ کمی 1.2 ارب ڈالر رہی تھی۔ اسٹیٹ بینک کے ذخائر آخر جون اور دسمبر 2018ء کے دوران 9.8 ارب ڈالر سے تیزی سے گر کر 7.2 ارب ڈالر رہ گئے (شکل 5.9)۔

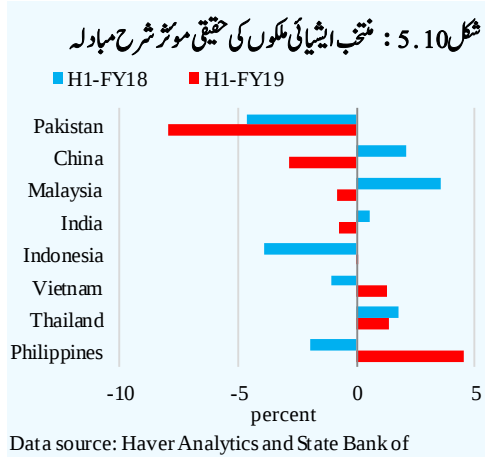
گذشتہ سال یورو بانڈز اور صکوک کے اجرانے زر مبادلہ کے گرتے ہوئے ذخائر کو کچھ سہارا دیا تھا تاہم م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کو مالی تعاون کے ضمن میں چین اور سعودی عرب سے 4.0 ارب ڈالر موصول ہوئے۔

دریں اثنا جاری حسابات کے بلند خسارے کے پیش نظر پاکستانی روپیہ بدستور دباؤ میں ہے اور ڈالر کے مقابلے میں اس کی قدر م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 12.5 فیصد کم ہوئی۔ اس کے علاوہ یہ بات قابل ذکر ہے کہ پاکستانی روپیہ دوسری سہ ماہی میں زیادہ دباؤ میں رہا جب جاری حسابات کا فرق م س 19ء کی پہلی سہ ماہی کے 3.8 ارب ڈالر سے بڑھ کر 3.9 ارب ڈالر ہو گیا۔ نیز، مشرق وسطیٰ کے ملکوں سے توازن ادائیگی میں دوطرفہ معاونت اُس وقت تک پوری طرح حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس کے نتیجے میں پاکستانی روپے کی قدر م س 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران نسبتاً زیادہ شرح یعنی 10.5 فیصد گری جو پہلی سہ ماہی میں 2.2 فیصد کی خاصی محدود کمی سے دوچار ہوئی تھی۔

حقیقی معنوں میں پاکستانی روپے کی قدر م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 8.0 فیصد گری جو گذشتہ سال 4.6 فیصد دیکھی گئی تھی (شکل 5.10)۔ اس میں زیادہ کردار نامیہ موثر شرح مبادلہ میں تیزی سے ہونے والی کمی نے ادا کیا کیونکہ م س 19ء کے پہلے چھ ماہ کے دوران پاکستانی روپیہ تمام اہم کرنسیوں کے مقابلے میں نمایاں طور پر کمزور ہوا۔

5.5 تجارتی کھاتہ⁸

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران تجارتی خسارہ سال بسال 5.3 فیصد کم ہو کر 16.8 ارب ڈالر رہ گیا کیونکہ بحیثیت مجموعی درآمدات میں کمی آئی تھی جس نے رو بہ زوال برآمدی نمو کے اثرات مٹا دیے۔ دوسری سہ ماہی اس لحاظ سے زیادہ نمایاں رہی کہ مجموعی درآمدات پہلی سہ ماہی کی نسبت زیادہ تیزی سے کم ہوئیں (شکل 5.11)۔⁹

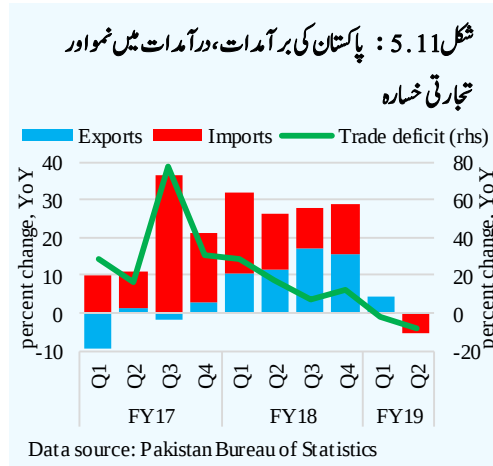


م س 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران توانائی کی درآمدی نمو سست ہو کر گذشتہ نو سہ ماہیوں کی پست ترین سطح پر چلی گئی۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ ایل این جی کے درآمدی حجم میں نسبتاً معتدل نمو کے علاوہ پیٹرولیم مصنوعات اور خام تیل دونوں کا درآمدی حجم مسلسل گر رہا ہے جس نے اس مدت کے دوران تیل کی بلند عالمی قیمتوں کا دباؤ جزوی طور پر کم رکھا۔¹⁰

⁸ یہ سیکشن پاکستان دفتر شماریات کے فراہم کردہ کسٹمز ڈیٹا پر مبنی ہے۔ ممکن ہے کہ یہ اعداد و شمار سیکشن 5.1 میں دیے گئے اسٹیٹ بینک کے ڈیٹا سے مختلف ہوں۔ ان دونوں ڈیٹا سیریز کے درمیان فرق سمجھنے کے لیے براہ کرم اعداد و شمار کی توضیح پر ضمیمہ ملاحظہ کیجیے۔

⁹ درحقیقت تمام مصنوعات کے زمروں کی درآمدات یا ان کی شرح نمو پہلی سہ ماہی کی نسبت دوسری سہ ماہی میں زیادہ نمایاں طور پر گریں۔

¹⁰ ایل این جی کا درآمدی حجم اکتوبر تا نومبر م س 19ء کے دوران سال بسال 22.6 فیصد بڑھا، جو کہ م س 19ء کی پہلی سہ ماہی میں زیادہ بلند 44.3 فیصد شرح سے بڑھا تھا۔



درآمدات میں تخفیف کا مستحکم رہنا دراصل اقتصادی سرگرمیوں میں جاری اُس سست روی کا نتیجہ ہے جو اقتصادی استحکام کے حصول کی پالیسی کو ششوں سے ہوئی ہے، اس کے علاوہ سی پیک سے منسلک مشینری کی درآمدات میں کمی بھی ایک سبب ہے۔¹¹ جہاں تک پالیسی کا تعلق ہے تو ترقیاتی اخراجات میں بھاری کٹوتی، شرح مبادلہ میں مطابقت اور غیر ضروری صارفین کی درآمدات پر ریگولیٹری ڈیوٹیوں میں اضافے نے بھی اپنا کردار ادا کیا (جدول 5.4)۔¹² سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام میں کٹوتی کے نتیجے میں تعمیراتی سرگرمیاں ماند پڑ گئیں جس نے فولاد کی ملکی صنعت کے خام مال کی درآمدی طلب کو گھٹا دیا۔¹³

اس کے ساتھ ساتھ برآمدی نموم س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران سست پڑ گئی اور محض 2.2 فیصد تک آگئی جبکہ گزشتہ مالی سال کی اسی مدت میں برآمدی نمو 10.9 فیصد رہی تھی۔ کئی برآمدی اشیاء خاص طور پر بلند اضافی قدر والی ٹیکسٹائل مصنوعات مثلاً تیار ملبوسات کی برآمدی مالیت پاکستانی روپے کی قدر گرنے کے بعد اُن کی پست اکائی قیمتوں کی بنا پر (ڈالر میں) بہت کم ہو گئی۔¹⁴

برآمدات کی منزل کے لحاظ سے کلیدی اہمیت کی یورپی یونین کی منڈی تشویش کا باعث بن گئی ہے۔ فرانس اور اٹلی میں سیاسی بے چینی اپنے اثرات دکھا رہی ہے، جبکہ جرمنی دو بڑے ملکوں امریکہ اور چین کی تجارتی کشمکش میں پھنسا ہوا ہے۔¹⁵ حالیہ تبدیلیوں نے یورپی یونین

¹¹ بڑے پیمانے کی اشیاء سازی م س 19ء کی پہلی سہ ماہی میں 0.6 فیصد گری تھی جبکہ دوسری سہ ماہی میں یہ زیادہ تیزی سے یعنی 2.5 فیصد کم ہوئی۔

¹² م س 19ء کی دوسری سہ ماہی میں پاکستانی روپے کی قدر 10.5 فیصد کم ہوئی جبکہ م س 19ء کی پہلی سہ ماہی میں یہ 2.2 فیصد گری تھی۔ اس عرصے کے دوران بھی ترقیاتی اخراجات میں کٹوتی برقرار رہی جو دوسری سہ ماہی میں سال بسال 32.5 فیصد کم رہے جبکہ پہلی سہ ماہی میں ان میں 42.9 فیصد کمی ہوئی تھی۔

¹³ اس درآمدی خام مال کی طلب میں کمی کا تعلق م س 19ء کی پہلی ششماہی میں فولاد کی ملکی پیداوار میں 8.5 فیصد کمی کے ساتھ ہے۔ اس کے مقابلے میں ملکی پیداوار گزشتہ سال کی اسی مدت میں 38.1 فیصد بڑھی تھی۔

¹⁴ چونکہ پاکستانی روپے کی قدر گر رہی ہے اس لیے پاکستان کی برآمدی آمدنی (ڈالر میں) اسی وقت بڑھ سکتی ہے جب برآمدی حجم میں اضافہ پست اکائی قیمتوں کی بنا پر ہونے والی کمی کا بخوبی ازالہ کر دے۔

¹⁵ یورپی یونین کی حقیقی جی ڈی پی کی نموم س 19ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً 1.6 فیصد رہی جو گزشتہ سال کی اسی مدت کی نمو 2.7 فیصد سے کم ہے۔ جرمنی میں نمومیں کمی زیادہ تیزی سے ہوئی یعنی 2.7 فیصد سے محض 0.9 فیصد۔ اسی طرح اٹلی کی معیشت پہلے 1.7 فیصد نموم سے بڑھی تھی اور بعد میں محض 0.4 فیصد رہ گئی (ماخذ: ہیور اینا لیکس)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

میں صارفین کی طلب کم کر دی ہے اور اس کے نتیجے میں خردہ فروخت میں کمی آگئی ہے (شکل 5.12 الف)۔ چنانچہ درآمدی مصنوعات کے لیے یورپی یونین کی طلب بھی متاثر ہوئی ہے جس سے پاکستان جیسے ایشیائی برآمدی ممالک کو نقصان پہنچا ہے (شکل 5.12 ب)۔

برآمدات

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی برآمدات 1.9 فیصد نمو کے بعد 11.2 ارب ڈالر ہو گئیں جبکہ گذشتہ سال اسی عرصے میں 10.9 فیصد سال بسال نمو ہوئی تھی۔ حالیہ کمی کی بڑی وجہ ٹیکسٹائل شعبے کی برآمدی نمو میں ہونے والی تیز رفتار کمی تھی جو چھ ماہ کے عرصے میں جامد رہی۔ دوسری سہ ماہی کی صورت حال زیادہ تشویش

ناک ہے کیونکہ م س 17ء کی پہلی سہ ماہی کے بعد ایسا پہلی بار ہوا کہ کسی سہ ماہی میں ٹیکسٹائل برآمدات میں کمی آگئی۔

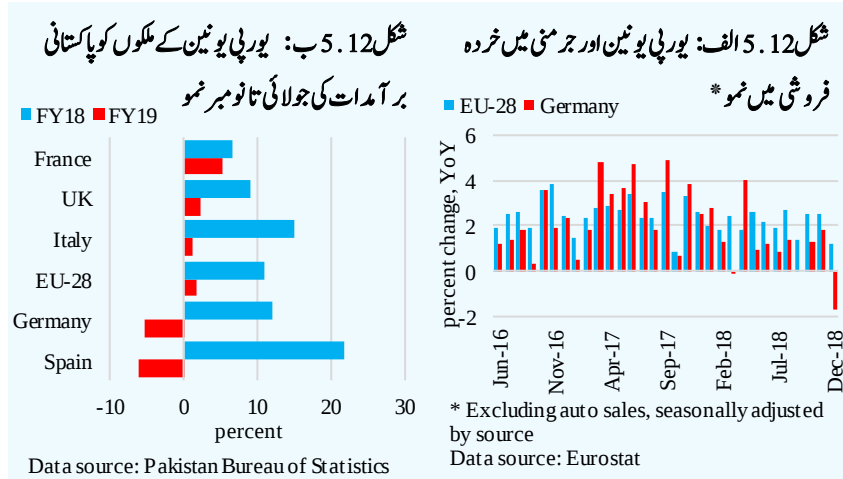
جدول 5.4: پہلی ششماہی کے دوران اہم صادراتی اشیاء کی درآمد (مالیت ملین امریکی ڈالر میں اور تبدیلی فیصد میں)			
تبدیلی	م س 19ء	م س 18ء	
غذائی اشیاء			
یادام، اخروٹ، پتہ	12.0	75.3	-84.1
کوکو اور کوکو کی اشیاء	22.2	18.1	22.5
مکھن اور پنیر	6.8	8.3	-18.6
مچھلی اور سمندری غذا	6.8	12.5	-45.9
تازہ سیب اور ناشپاتی	13.8	29.5	-53.2
چائے اور کافی	288.9	306.0	5.9
پھلوں کے جوس	3.2	6.9	-54.2
برقی اشیاء			
ایل سی ڈی ٹی وی	27.7	47.7	-41.9
موبائل فون	364.0	376.5	-3.3
ایئر کنڈیشنر (بشمول پڑے)	49.4	56.5	-12.7
برقی جگھے	7.4	6.2	19.8
بلب اور لیپ	40.7	63.0	-35.4
ذاتی استعمال کی اشیاء			
خوشبوئیات	2.83	2.76	-2.5
بناؤ سنگھار کی اشیاء	13.3	16.4	-18.9
یالوں کا سنگھار (بشمول شیپو)	13.2	14.8	-11.0
آفٹر شیو، ڈی آؤرینٹ، ہاتھ سالٹ	4.7	6.2	-23.7

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

کلیدی نوعیت کے نیٹ ویئر اور تیار ملبوسات کے زمرے میں پست اکائی قیمتوں نے برآمدی مالیت کم کر دی جس سے ان کے برآمدی حجم میں ہونے والا عمدہ اضافہ بڑی حد تک زائل ہو گیا (جدول 5.5)۔ اس کے برعکس، دھاگے اور روئی کی مقداروں میں بھاری کمی سے ان کی برآمدی مالیت گر گئی۔ اہم زرعی اجناس یعنی شکر، گندم اور چاول کی پست برآمدات کا سبب بھی ان کا حجم کم رہنا تھا۔ شکر اور گندم کے معاملے میں ہمارے برآمد کنندگان برآمدی زراعت کم ہونے کے سبب بین الاقوامی منڈی میں مسابقت نہیں کر سکے۔¹⁶

اس تناظر میں م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران برآمدی نمو میں سب سے بڑا واحد حصہ دار پیٹرولیم گروپ تھا جس کی خام تیل condensate کی بھاری مقدار چند افریقی ملکوں کو برآمد کی گئی،

¹⁶ گندم کے لیے بار برداری پر زراعت کی بنا پر برآمدی حجم م س 19ء کی پہلی سہ ماہی میں بڑھ گیا تھا، جبکہ دوسری سہ ماہی میں اس زراعت کی عدم موجودگی سے گندم کی شپمنٹ کم ہو گئی۔ م س 19ء کی پہلی ششماہی میں گندم کی مجموعی برآمدات 53.5 ملین ڈالر رہیں جس میں سے 49.1 ملین ڈالر (یا 91.7 فیصد) برآمدات م س 19ء کی پہلی سہ ماہی میں ہوئیں۔



اور جیٹ فیول افغانستان کو بھیجا گیا جو دونوں ملکوں کی حکومتوں کے معاہدے کا نتیجہ تھا۔ سال بسال بنیاد پر تیل کی بلند عالمی قیمتوں نے اس زمرے میں برآمدی مالیت کو مزید سہارا دیا۔

یورپی یونین میں سست روی ٹیکسٹائل برآمدات کے لیے ناسازگار رہی بحیثیت مجموعی ٹیکسٹائل برآمدات م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 6.6 ارب ڈالر پر کم و بیش جوں کی توں رہیں۔ جہاں تک مصنوعات کا تعلق ہے تو بلند اضافی قدر والی اشیاء خصوصاً تیار ملبوسات کی برآمد میں کمی، اور پست اضافی قدر والی اشیاء (خاص طور پر سوئی دھاگہ) کی برآمد میں کمی اس مجموعہ کا بڑا سبب ہے (شکل 5.13)۔

دوران سال اب تک دنیا بھر کے ملبوسات کے برآمد کنندگان یورپی یونین میں دشواریوں کا سامنا کر رہے ہیں اور اس علاقے میں ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی درآمد کے حجم میں گزشتہ سال کی نسبت زبردست کمی واقع ہو چکی ہے (جدول 5.6)۔ اس سست روی کا زیادہ اثر چین اور بھارت پر پڑا ہے۔ پاکستان، جو بنگلہ دیش اور کمبوڈیا کے ساتھ ان ملکوں میں شامل ہے جو صفر شرح پر یورپی یونین کو برآمد کر سکتے ہیں، زیر جائزہ عرصے کے دوران یورپی یونین کو بھجوائے گئے ملبوسات میں اضافہ کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

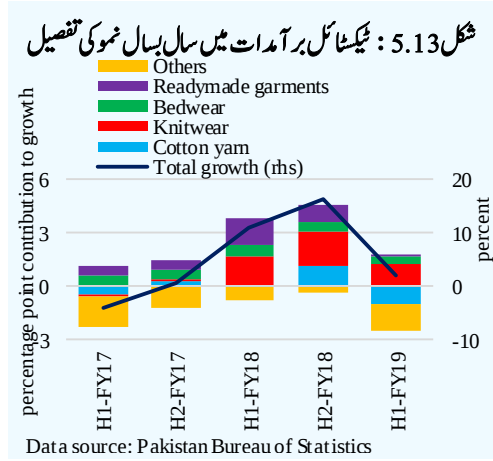
تاہم یورپی یونین سے طلب میں ہونے والی کمی سے پاکستان اور کمبوڈیا بھی مکمل طور پر محفوظ نہیں رہے، کیونکہ اس علاقے کو ان کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا برآمدی حجم گزشتہ سال کے مقابلے میں اس سال بہت پست شرح سے بڑھا۔ اس کے برعکس م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بنگلہ دیش کے ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا برآمدی حجم تیزی سے بڑھا۔ اس کی ایک ممکنہ وجہ یہ ہے کہ یورپی درآمد

پاکستانی معیشت کی کیفیت

کنندگان نے مستقبل کی بلند قیمتوں کی توقع پر اپنی خریداریوں کو آگے بڑھالیا۔ دراصل بنگلہ دیشی حکومت نے گارمنٹس مزدوروں کی کم از کم اجرت میں فروری 2019ء سے اضافے کا اعلان کیا جس کے بعد اس کے برآمدی نرخ بڑھنے کی توقع کی جا رہی ہے۔

جدول 5.5: پاکستان کی اہم برآمدات، کھلی شیشائی کے دوران						
مطلق فرق	مقداری فرق	نرخ کا اثر	معمولی حصہ	م 18ء	م 19ء	
ملین ڈالر			فیصدی درجے			
غذائی گروپ	1,935.1	1,994.9	59.8	-	2.8	0.5
باسمائی چاول	203.7	244.2	40.5	53.0	0.3	0.4
غیر باسمائی	645.9	573.8	-72.1	-101.6	1.1	-0.7
گندم	0.0	53.5	53.5	126.4	0.0	0.5
شکر	181.5	79.5	-102.0	-85.4	0.0	-0.8
سمندری غذا	200.6	183.6	-17.0	-9.7	0.17	-0.2
پھل اور سبزیاں	243.9	312.0	68.1	109.0	-0.13	0.6
ٹیکسٹائل گروپ	6,641.6	6,644.3	3.1	-	5.0	0.0
خام کپاس	53.3	14.1	-39.2	-38.9	0.2	-0.4
سونے دھاگہ	661.5	548.4	-113.1	-128.9	0.04	-1.0
سونے پیرا	1,066.9	1,052.3	-14.6	287.9	0.0	-0.1
زیت ویتز	1,334.6	1,475.6	141.0	165.2	1.6	1.3
بستر کی چادریں	1,124.4	1,161.2	36.8	182.3	0.7	0.3
تولے	385.8	378.0	-7.8	-51.9	0.1	-0.1
تیار ملبوسات	1,249.4	1,259.7	10.3	328.0	1.5	0.1
دیگر اشیا	1,702.3	1,708.1	5.8	-	1.8	0.2
چمڑا	159.7	128.3	-31.4	-28.1	-0.1	-0.3
چمڑے کی مصنوعات	265.2	247.4	-17.8	-5.7	0.1	-0.2
پلاسٹک	114.3	155.7	41.4	2.0	0.2	0.3
سینٹ	104.8	157.0	52.2	65.8	-0.27	0.4
بیٹرولیم گروپ	163.6	269.5	106.0	-	0.8	1.0
خام تیل	75.2	145.9	70.7	37.4	0.4	0.6
دیگر تمام اشیا	533.8	564.4	30.6	-	-	-
مجموعی برآمدات	10,976.4	11,181.2	204.8	954.4	10.9	1.9

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات



دریں اثنا امریکہ کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی مارکیٹ اس وقت تذبذب میں ہے، چین کے ساتھ امریکہ کے مذاکرات کا نتیجہ کیا ہوگا، اس حوالے سے بے یقینی پائی جاتی ہے۔¹⁷ ویسے یہ کہا جا رہا ہے کہ امریکی درآمد کنندگان چین سے اپنی خریداریوں کو آگے کی تاریخوں پر لے جا رہے ہیں، اس کے ساتھ ساتھ وہ ممکنہ منفی نتیجہ نکلنے کی صورت میں متبادل سپلائی کے طور پر دوسری منڈیوں کا بھی جائزہ لے رہے ہیں۔ نتیجتاً امریکہ کو چین کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات کا حجم اور مارکیٹ شیئر نمایاں طور پر بڑھ گیا۔ دوسری جانب، پاکستانی درآمد کنندگان کو امریکی

منڈی میں دشواریوں کا سامنا ہے، ٹیکسٹائل اور ملبوسات کا برآمدی حجم سال بسال بنیاد پر برقرار ہے (جدول 5.7)۔

حکومت دشواریوں کی حالت سے آگاہ ہے اور برآمدی آمدنی بڑھانے کی ضرورت سمجھتی ہے چنانچہ وہ برآمدی صنعت کو رعایتی نرخ پر توانائی فراہم کر رہی ہے، برآمدی نو مالکاری اور معینہ سرمایہ کاری کے لیے اسٹیٹ بینک کی قرضہ اسکیمیں پست نرخوں پر برقرار ہیں حالانکہ گزشتہ 12 ماہ کے دوران پالیسی ریٹ 425 بیس پوائنٹس بڑھ چکا ہے۔ مزید برآں، حکومت نے تجویز دی ہے کہ ٹیکسٹائل کی

صنعت کو stuck-up refunds سے سیالیت کی رکاوٹیں نرم کی جائیں اور اس کے لیے درشنی ہنڈی (promissory note) جاری کی جائے، اور پیداواری اخراجات مزید کم کرنے کے لیے کپاس کی درآمد پر ریگولیٹری ڈیوٹی ختم کی جائے۔

تاہم ان تمام اقدامات سے بھی زرمبادلہ کمانے کی خواہش پوری نہیں ہوگی، اگر برآمد کنندگان

جدول 5.6: یورپی یونین کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی درآمدات میں نمو

فیسڈ تبدیلی	شش 1 س 18ء	شش 1 س 19ء
بنگلہ دیش	6.2	9.3
کمبوڈیا	17.7	7.9
چین	-0.1	-6.8
بھارت	-0.9	-4.5
انڈونیشیا	-2.5	-4.3
پاکستان	13.0	4.3
ترکی	3.4	6.2
ویت نام	7.2	3.1
یورپی یونین کی مجموعی فاضل درآمدات	4.1	1.4

ماخذ: یورپین اسٹیٹ

¹⁷ فی الحال چین کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی برآمدات پر اضافی ٹیرف عائد نہیں ہے تاہم اگر جاری مذاکرات ناکام ہوئے اور امریکی انتظامیہ نے اپنی دھمکی کے مطابق کارروائی کی تو چین کی تمام مصنوعات پر ٹیرف عائد ہو جائے گا۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

جدول 5.7: امریکہ کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی درآمدات میں نمو فیصد تبدیلی (سال بسال)		
شش 1 م 18ء	شش 2 م 19ء	
1.8	3.7	ہنگو دیش
8.2	11.3	کبوڈیا
5.8	8.7	چین
-9.7	-0.2	ہونڈراس
6.9	10.3	بھارت
-8.8	-2.5	انڈونیشیا
4.6	0.5	پاکستان
7.1	0.3	ویت نام
4.0	7.4	مجموعی درآمدات
ماخذ: اوکیسا		

اُن ہی منڈیوں میں تنگ و دو کرتے رہیں اور اپنی مصنوعات کا معیار اور برانڈ کی شناخت بہتر بنانے کی مشترکہ کوششیں نہ کریں۔ برآمد کنندگان کو چاہیے یورپی یونین اور امریکی مارکیٹوں سے ہٹ کر تنوع لائیں اور مشرق وسطیٰ جیسے خطوں پر توجہ دیں جہاں ان کی موجودگی بہت کم ہے۔¹⁸

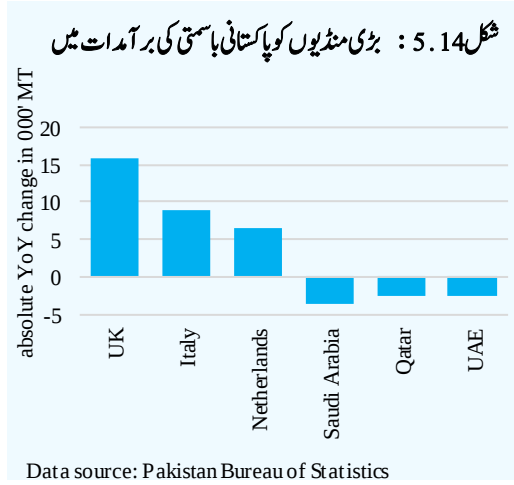
غیر باسمتی چاول کی کمزور برآمدات نے باسمتی کی عمدہ کارکردگی کو زائل کر دیا پاکستانی چاول کی مجموعی برآمدات غیر متاثر کن

تصویر پیش کرتی ہیں، جولائی تا دسمبر 19ء کے دوران برآمدی مالیت سال بسال 3.7 فیصد کمی سے 817.9 ملین ڈالر تک آگئی۔ اس کا سبب یہ ہے کہ غیر باسمتی چاول کے برآمدی حجم میں کمی ہوئی۔

پاکستان کے غیر باسمتی چاول کی بڑی منڈیاں کینیا، مڈغاسکر، سینن اور گنی بساؤ ہیں اور ان ہی ملکوں میں برآمدی حجم دوران سال کم ہوا۔ دراصل ان منڈیوں میں پاکستانی برآمد کنندگان کو اپنے چینی حریفوں سے سخت مقابلہ درپیش ہے جو مزید پست نرخوں پر اپنے چاول بڑی مقدار میں وہاں بھجوا رہے ہیں۔ چین کے کسٹمز کے اعداد و شمار کے مطابق جنوری تا دسمبر 2018ء کے دوران چین کے چاول کے برآمدی حجم میں 299.7 فیصد کی ناقابل یقین نمو ہوئی۔ یو ایس ڈی اے کا بھی یہ تخمینہ ہے کہ چین کے چاول کی برآمدات 2017ء کی نسبت 2018ء میں تقریباً دگنی ہو چکی ہے۔

بہر حال پاکستان نے افریقہ میں اپنے مارکیٹ شیئر کا چین کے ہاتھوں جو نقصان اٹھایا اس کا جزوی ازالہ اس طرح ہوا کہ پاکستان کی طرف سے چین کو بھیجے جانے والے چاول کا حجم بڑھ گیا۔ یاد رہے کہ م 19ء کی دوسری سہ ماہی کے دوران پاکستان اور چین کی حکومتوں کے مابین تجارتی مذاکرات میں چاول پر بھی زیر بحث آیا تھا۔

¹⁸ مثال کے طور پر متحدہ عرب امارات کی ٹیکسٹائل اور ملبوسات کی مارکیٹ 5.2 ارب ڈالر کی ہے جس میں پاکستان کا حصہ 2017ء میں محض 3.2 فیصد تھا (ماخذ: انٹرنیشنل ٹریڈ سینٹر)۔



اس کے برعکس باسیتی چاول کی برآمدی نمو کا سلسلہ متواتر دوسرے سال بھی جاری رہا اور م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اس کے برآمدی حجم میں 26.0 فیصد کا عمدہ اضافہ ہوا جس نے پست بین الاقوامی نرخوں سے ہونے والے نقصان کی بھی بخوبی تلافی کر دی۔¹⁹ اس کے نتیجے میں اس عرصے کے دوران برآمدی مالیت 19.9 فیصد اضافے سے 244.2 ملین ڈالر تک جا پہنچی۔ برآمدی حجم میں اس اضافے کا بیشتر حصہ برطانیہ، اٹلی اور نیدر لینڈز جیسی بڑی یورپی منڈیوں کو گیا، جس سے مشرق وسطیٰ کی منڈی میں پاکستان کے شیئر میں مسلسل کمی کا ازالہ ہو گیا (شکل 5.14)۔

غیر روایتی ایشیا نے بھرم رکھا دیگر ایشیا میں سے شکر کی برآمدات میں کمی متوقع تھی کیونکہ زراعت واپس لے لی گئی تھی اور پہلے سے اعلان شدہ کوٹا کی تکمیل ہونی تھی۔ شکر کی برآمد م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 56.2 فیصد کمی سے 79.5 ملین ڈالر ہو گئی۔ یہ کمی اس عرصے کے دوران گندم کی برآمد سے ہونے والی 53.5 ملین ڈالر آمدنی کو زائل کرنے کے لیے کافی تھی۔

تاہم ان دو بڑی زرعی اجناس کی کمزور برآمدی کارکردگی کا ازالہ سبزیوں اور پھلوں کا برآمدی حجم بڑھنے سے ہو گیا (جدول 5.5)۔ اس زمرے میں آلو کی برآمد خاصی عمدہ رہی جس کی وجہ اچھی فصل اور اطمینان بخش ملکی رسد تھی۔²⁰ خلیج تعاون کونسل کے ممالک خصوصاً عرب امارات کے علاوہ سری لنکا پاکستانی آلو کی خریداری میں آگے رہے۔ دریں اثنا پاکستانی آم کی برآمدی آمدنی م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 78.4 فیصد بڑھ کر 51.7 ملین ڈالر ہو گئی۔ اس میں بیشتر اضافہ مشرق وسطیٰ اور یورپی ملکوں سے ہوا۔ پاکستانی آم کو حال میں یو ایس ایڈ سے تعاون ملا ہے اور معیاری آم اسی کا نتیجہ معلوم ہوتے ہیں۔²¹

¹⁹ پاکستان کے باسیتی چاول کی برآمدی قیمت م س 18ء کی پہلی ششماہی کے مقابلے میں م س 19ء کی پہلی ششماہی میں اوسطاً 14.5 فیصد کم تھیں (ماخذ: ایف اے او)۔
²⁰ پاکستانی آلو کی برآمدی وصولیاں پہلی ششماہی کے دوران سال بسال 97.3 فیصد بڑھ کر (بینکاری اعداد و شمار کے مطابق) 37.8 ملین ڈالر تک پہنچ گئیں۔ آلو کی ملکی پیداوار گزشتہ سال تیزی سے بحال ہوئی تھی اور یافت میں نمایاں اضافے کے باعث سال بسال 35.1 فیصد بڑھ گئی تھی (ماخذ: پاکستان کا اقتصادی سروے 18-2017ء)۔ برآمدات کے باوجود آلو کی ملکی رسد اطمینان بخش رہنے کے سبب م س 19ء کی پہلی ششماہی میں ملکی قیمتیں گزشتہ سال کی اسی مدت کے مقابلے میں اوسطاً 23.0 فیصد پست رہیں۔
²¹ یو ایس ایڈ نے 2017ء میں ایک گرانٹ پروگرام کے تحت آم کے 13 گریڈز فراہم کیے تھے۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

دیگر مصنوعات میں سے سینٹ کی برآمد م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 32.4 فیصد اضافے سے 157.0 ملین ڈالر تک جا پہنچی جس میں شپمنٹ میں 55.5 فیصد نمو کا کردار اہم تھا۔ سینٹ ساز اداروں نے اپنی پیداواری استعداد خاصی بڑھالی ہے جبکہ اندرون ملک فروخت کم ہو رہی ہے چنانچہ ان کا رُخ سری لنکا، جنوبی افریقہ، مڈغاسکر اور موزمبیق جیسے ملکوں کی طرف ہو گیا ہے۔ تاہم سینٹ کے برآمد کنندگان کے لیے گرتی ہوئی اکائی قیمتوں کی بنا پر بیرون ملک تجارتی حالات بھی دشوار ہیں۔

درآمدات

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران اقتصادی استحکام کے بڑے پیمانے پر اقدامات کے اثرات پختہ ہوئے اور معیشت میں سست روی کی علامات ظاہر ہونے لگیں چنانچہ م س 16ء کی پہلی ششماہی کے بعد پاکستان کی درآمدات میں کسی ششماہی مدت میں پہلی بار تخفیف ہوئی۔ غیر توانائی درآمدات میں بھاری کمی نے نرخوں کی وجہ سے توانائی کی درآمدات میں ہونے والے اضافے کو زائل کر دیا۔

بجلی، برقی اور تعمیراتی مشینری اور ریلوے انجنوں کی درآمد اس سال بھی نمایاں طور پر کم

جدول 5.8: پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی اہم درآمدات (ملین ڈالر)					
اشیا	م س 18ء	م س 19ء	مطلق فرق	مقداری اثر	نرخ کا اثر
توانائی گروپ	6,675.1	7,665.0	989.9	-1,335.8	2,325.6
پیٹرولیم مصنوعات	3,881.2	3,415.1	-466.1	-1384.8	918.8
خام تیل	1,756.1	2,426.0	669.9	-170.7	840.6
اٹل این جی	876.2	1,709.3	833.1	271.3	561.8
زرعی اور کھاد	4,278.8	4,584.1	305.3	-	-
کھاد	512.8	646.2	133.3	53.0	80.3
پلاسٹک کا سامان	1,090.4	1,080.4	-10.0	26.7	-36.8
ٹرانسپورٹ گروپ	2,012.6	1,507.6	-505.0	-	-
کاریں	670.4	582.8	-87.6	-	-
ٹرک اور بس	305.1	282.7	-22.4	-	-
طیارے اور بحری جہاز	358.0	166.3	-191.7	-	-
دھاتی گروپ	2,566.1	2,500.4	-65.7	-	-
فولاد کا اسکرپ	777.3	765.6	-11.7	-41.7	30.1
لوہا اور فولاد	1,135.9	1,124.6	-11.3	-30.6	19.2
غذائی گروپ	3,242.1	2,966.2	-275.9	-	-
چائے	283.6	301.7	18.1	70.1	-52.0
پام آئل	1,037.4	931.7	-105.7	90.9	-196.7
دالیں	269.9	287.8	17.9	146.8	-128.9
ٹیکسٹائل گروپ	1,378.5	1,344.5	-34.0	-	-
خام کپاس	97.1	120.2	23.1	12.3	10.8
مصنوعی ریشہ	321.5	302.2	-19.3	-26.9	7.7
مشینری گروپ	5,501.9	4,479.3	-1,022.6	-	-
بجلی سازی	1,239.3	661.9	-577.4	-	-
برقی	1,075.1	881.2	-193.9	-	-
تعمیراتی	190.2	129.8	-60.4	-	-
موبائل فون	376.5	364.0	-12.4	-	-
دیگر مشینری	1,678.3	1,606.6	-71.7	-	-
دیگر تمام اشیا	2,386.9	2,394.2	7.3	-	-
مجموعی درآمدات	28,694.9	27,952.5	-742.4	-1,144.4	2,015.5

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات

ہو گئی جس کا سبب سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات میں زبردستی کی اور سی پیک کے ابتدائی منصوبوں کی تکمیل ہے (جدول 5.8)۔ تعمیراتی سرگرمیوں میں سست روی کی وجہ سے فولاد کی ملکی صنعت کی جانب سے درآمدی خام مال (جیسے شپ بریکنگ کے لیے پرانے جہاز، اور لوہے اور فولاد کے اسکرپ) کی طلب گھٹادی۔

جہازوں کی پست درآمد ٹرانسپورٹ کی درآمد میں نمایاں کمی کا سبب بنی جس نے طیاروں کے پرزے اور ریلوے کے پرزوں کی خریداری میں کمی کے اثرات بڑھادیے۔ نیز، پام آئل کی پست بین الاقوامی قیمتوں نے درآمدی مالیت گھٹادی حالانکہ اس مدت میں پام آئل کا درآمدی حجم بڑھا تھا۔

پاکستان کی درآمدی نمو میں اس وسیع البیناد اور حجم کے لحاظ سے سست روی کا مفہوم یہ نکلتا ہے کہ نومبر 2017ء سے پاکستانی روپے کی قدر میں 24.1 فیصد تخفیف، اور طلب کم کرنے کے دیگر اقدامات کے کچھ اثرات ہوئے ہیں۔ تفصیلی اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ اس سال صارفی اشیاء اور متعلقہ خام مال کی درآمد میں نموسال بسال گر کر صرف 4.0 فیصد رہ گئی جبکہ گذشتہ سال نمو 12.9 فیصد بلندی پر تھی۔

توانائی کی درآمد

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پاکستان کی توانائی کی درآمدات 14.8 فیصد اضافے سے 7.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ گذشتہ مالی سال کی اسی مدت میں یہ نمو 33.4 فیصد رہی تھی۔ حالیہ اضافے کا سبب یہ ہے کہ تیل کے بین الاقوامی نرخ م س 19ء کی دوسری سہ ماہی کے بیشتر عرصے میں سال بسال بنیاد پر بلند سطح پر رہے، اگرچہ اکتوبر 2018ء کے اوائل سے نرخ گر رہے ہیں۔ م س 19ء کی دوسری سہ ماہی میں عرب لائٹ کے اوسط نرخ م س 18ء کی اسی مدت کے لحاظ سے 16.4 فیصد زائد ہیں۔

اس کے نتیجے میں خام تیل کی درآمدی مالیت بلند نرخوں کے باعث م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران 38.1 فیصد بڑھ گئی جس نے درآمدی حجم میں 9.7 فیصد کمی کے اثرات مکمل طور پر زائل کر دیے۔ ریفا سٹریوں نے خام تیل کی درآمد روک دی ہے تاکہ خام تیل کی صفائی سے حاصل ہونے والے فرنس آئل کی اندرون ملک افراط روکی جائے۔ چونکہ اب بجلی کی پیداوار ایل این جی اور کوئلے سے ہونے لگی ہے اس لیے اپنے فرنس آئل کا ذخیرہ ٹھکانے لگانا ریفا سٹریوں کے لیے دشوار ہو چکا ہے۔²²

²² م س 19ء کی پہلی ششماہی میں فرنس آئل سے بجلی کی پیداوار سال بسال 60.0 فیصد کم ہو گئی (ماخذ: نیپرا)۔ اس کے تسلسل میں فرنس آئل کی ملکی پیداوار اور درآمدی حجم دونوں بھی تیزی سے کم ہو گئے (پاکستان دفتر شماریات اور اسی اے سی کے مطابق م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران بالترتیب 12.2 فیصد اور 61.2 فیصد)۔

پاکستانی معیشت کی کیفیت

دوسری طرف م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران پیٹرولیم مصنوعات کی درآمدات میں مزید کمی ہو گئی کیونکہ پاکستان نے بیرون ملک سے فرانس آئل کی خریداری پر خاصی پابندی لگا دی ہے (جدول 5.9)۔ اسی اے سی کے اعداد و شمار کے مطابق درآمدات میں کمی لانے میں مزید سہارا ایچ ایس ڈی کی درآمدات میں 35.9 فیصد تخفیف سے ملا۔ اہم بات یہ ہے کہ ایچ ایس ڈی کی پست ملکی پیداوار کے باوجود درآمدات میں کمی آئی۔ معلوم ہوتا ہے، اس سال ایچ ایس ڈی کی طلب کم ہو گئی ہے جس کی ممکنہ وجہ تعمیرات اور وسیع تر اقتصادی سرگرمیوں میں آنے والی سست روی ہے، نیز سی پیک کے ابتدائی منصوبوں میں مصروف گاڑیوں کے ایندھن کی ضروریات ختم ہونے کے بھی اثرات پڑے ہوں گے۔

پیٹرول کی ملکی طلب میں واجبی اضافے کو ملکی پیداوار میں 13.1 فیصد نمو سے پورا کرنے میں مدد ملی چنانچہ زیادہ درآمدات کی ضرورت نہیں پڑی۔ چند ریفرنریوں نے خام تیل کی صفائی کے عمل میں نیفتھا کے بجائے پیٹرول کی بھاری مقدار بنانے کی اپنی استعداد بڑھالی تھی۔ اپ گریڈیشن کے نتائج م س 18ء کی چوتھی سہ ماہی سے سامنے آنا شروع ہو گئے اور ان کی وجہ سے اس سال پیٹرولیم کی ملکی پیداوار میں عمدہ اضافہ ہوا ہے۔²³

دریں اثنا، توانائی کی درآمدات بڑھانے میں بدستور سب سے بڑا کردار ایل این جی کی درآمدات کا ہے۔ ایل این جی کی درآمدات م س 19ء کی پہلی ششماہی میں 95.1 فیصد بڑھ کر 1.7 ارب ڈالر تک پہنچ گئیں۔ اس سال بسال اضافے کا 67.4 فیصد تناسب بلند عالمی قیمتوں کی بنا پر واقع ہوا۔ ایل این جی کا بلند درآمدی حجم دو حقائق بیان کرتا ہے: توانائی کے آمیزے میں فرانس آئل سے ہٹ کر ترجیجاً گیس سے بجلی بنانے کی طرف سفر جاری ہے، اور حکومت نے سرمایہ کے مہینوں میں صنعتی شعبے کو رعایتی نرخ پر ایل این جی فراہم کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

غیر توانائی درآمدات

م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران غیر توانائی درآمدات میں 7.9 فیصد کمی آگئی جبکہ گزشتہ مالی سال کے اسی عرصے میں 14.0 فیصد اضافہ ہوا تھا۔ اس تخفیف میں زیادہ بڑا کردار بجلی کی پیداوار اور برقی مشینری میں ہونے والی تیز رفتار کمی کا تھا، جبکہ ٹرانسپورٹ اور غذائی زمروں سے

جدول 5.9: پہلی ششماہی کے دوران توانائی کی پیداوار، فروخت اور درآمدات (مقداری) (نمو) (فیصد)					
پیداوار ¹		فروخت ²		درآمدات ²	
م س 18ء	م س 19ء	م س 18ء	م س 19ء	م س 18ء	م س 19ء
5.4	-12.2	-13.3	-61.2	-18.8	-90.4
7.5	-4.7	12.5	-20.6	14.5	-35.9
11.6	13.1	12.6	0.3	5.1	-0.4
8.1	-4.9	2.8	-27.2	-2.8	-43.7
-	-	10.5	2.5	20.5	-7.1
-	-	-	-	57.6	31.0

ماخذ: پاکستان دفتر شماریات، آئل کمپنیوں کی مشاورتی کونسل

²³ جیسا کہ توقع تھی م س 19ء کی پہلی ششماہی میں نیفتھا کی ملکی پیداوار میں 41.6 فیصد کی زبردست کمی واقع ہوئی۔

جدول 5.10: پہلی ششماہی کے دوران ٹرانسپورٹ کی درآمدات کی تفصیل			
(ملین ڈالر)	م س 18ء	م س 19ء	مطلق فرق
طیارے، بحری جہاز اور کشتیاں	358.0	169.4	-188.6
طیارے (مکمل)	53.1	4.9	-48.2
طیارے (پرزے)	89.4	32.0	-57.4
بحری جہاز برائے جہاز شکنی	261.7	98.3	-163.4
کاریں	670.4	584.8	-85.6
مکمل ساختہ یونٹ	275.8	156.4	-119.3
الگ الگ پرزوں کی شکل میں	394.6	428.4	33.7
بس اور ٹرک	305.1	295.6	-9.6
مکمل ساختہ یونٹ	118.8	77.4	-41.5
الگ الگ پرزوں کی شکل میں	186.3	218.2	31.9
دیگر ٹرانسپورٹ آلات	191.9	19.3	-172.5
ریلوے انجن اور پرزے	194.6	20.1	-174.2
موٹر سائیکل	55.5	54.9	-0.5
ٹرانسپورٹ گروپ	2,012.6	1,510.7	-501.9
ماخذ: پاکستان دفتر شماریات			

مزید مدد ملی۔ ٹرانسپورٹ میں زیادہ تر کی طیارے اور بحری جہاز کی طرف سے آئی، جس کے بعد ٹرانسپورٹ اور غذائی زمرے کی باری آتی ہے۔ ٹرانسپورٹ میں بیشتر کی طیاروں اور بحری جہازوں کے زمرے میں ہوئی، جس کے بعد مکمل ساختہ یونٹ کاروں اور دیگر ٹرانسپورٹ آلات ہیں (جدول 5.10)۔

پاکستانی روپے کی قدر میں کمی کے بعد صارفین کی طرف سے محدود طلب اور نان فائلرز کے گاڑیاں خریدنے پر پابندی کے تناظر میں مکمل ساختہ یونٹ کاروں کی درآمد نمایاں طور پر گر

گئی۔ کسٹمز کے اعداد و شمار بتاتے ہیں کہ م س 19ء کی پہلی ششماہی کے دوران ملک میں مجموعی طور پر 31,644 کاریں درآمد کی گئیں جو گذشتہ سال کی اسی مدت میں منگوائی گئی 54,961 کاروں کے مقابلے میں 42.7 فیصد کمی ظاہر کرتی ہیں۔ دریں اثناء دیگر ٹرانسپورٹ آلات (جس میں حاوی زمرہ ریلوے سے متعلق پرزے اور انجن کا ہے) کی درآمدات گذشتہ سال بہت مستحکم تھیں اور اس سال گر گئیں۔

غیر توانائی کی دیگر مصنوعات میں سے فولاد کی ملکی فرموں نے اپنی پیداوار کم کر لی کیونکہ ایک تو تعمیراتی سرگرمیاں ماند پڑ چکی ہیں، دوسرے سرکاری شعبے کے ترقیاتی پروگرام کے اخراجات میں کٹوتی ہو گئی ہے۔ چنانچہ فولاد ساز فرموں کی خام مال کی ضروریات بھی کم ہو گئی ہیں جو اسکرپ کی شکل میں آتا تھا یا پرانے بحری جہازوں کی شکل میں، جنہیں جہاز شکنی کے مقامات پر توڑ کر اسکرپ حاصل کیا جاتا تھا۔ مصنوعات کے ان دونوں زمروں کا درآمدی حجم اس سال کم ہو گیا چنانچہ درآمدی مالیت بھی گر گئی۔²⁴ کپاس اور کھاد کی درآمدات گذشتہ سال کی نسبت بہت زیادہ ہوئیں کیونکہ ان دونوں کی ملکی پیداوار کم رہنے سے درآمد کی ضرورت پڑ گئی تھی۔

²⁴ م س 19ء کی پہلی ششماہی میں لوہے اور فولادی اسکرپ کا درآمدی حجم سال بسال 5.9 فیصد گر گیا۔ اسی طرح پہلی ششماہی م س 19ء کے دوران پاکستان نے توڑنے کے لیے 20 بحری جہاز درآمد کیے، گذشتہ سال کی اسی مدت میں 62 جہاز منگوائے گئے تھے۔